آپ جیل سے رہا ہوئے تو بیماری زور پکڑ چکی تھی اور آپ ذیابیطس کے مریض ہو چکے تھے۔
حضرت شاہ جی مرحوم و مغفور کے لاکھوں عقیدت مند آج بھی آپ کے جانشین پیر و مرشد حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری صاحب دامت برکاتہم کی قیادت میں آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے رواں دواں ہیں۔ حضرت شاہ جیؒ نے اپنے چاروں صاحبزادوں کو قرآن پاک کا حافظ قاری اور عالم بنایا۔ جانشین امیر شریعت وقت کے جید عالم اور عربی ادب و تاریخ کے ماہر ہیں۔ آپ تقریر و تحریر دونوں پر یکساں دست گاہ رکھتے ہیں۔ آپ کی تقریر میں شبنم کی پاکیزگی اور نشتر کی کاٹ ہوتی ہے آپ اپنی تقریر کو قرآن و حدیث اقوال صحابہ تاریخی حوالوں اور اشعار سے ایسا مزین کرتے ہیں کہ سننے والا مسحور و محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ کا قرآن مجید پڑھنے کا انداز بھی حضرت امیر شریعتؒ کی طرح ہے۔ حضرت کے دوسرے فرزند حضرت مولانا سید عطاء المحسن شاہ صاحب بخاری، سید عطاء المومن بخاری صاحب اور سید عطاء المہیمن بخاری ہیں۔ مولانا سید عطاء المحسن بخاری صاحب بھی فن خطابت میں شاہ جی کا عکس جمیل ہیں۔ سید عطاء المہیمن بخاری کا شمار جید قراء میں ہوتا ہے۔ آپ صوفی کامل ہیں۔ آج کل آپ مدینہ منورہ میں مقیم ہیں۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ عظیم انسان تھے۔ اور بے شمار صفات کے مالک تھے۔ آپ نے اپنے سب سے بڑے فرزند حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "مجھے پوری دنیا کے مسلمانوں کا فرنگی سے بڑھ کر اور اس سے بدتر کوئی دشمن نظر نہیں آیا۔ فرنگی یا اس کا کوئی دوست غلاف کعبہ کا لباس پہن کر اور آب زم زم سے وضو یا غسل کر کے بھی تمہارے سامنے آئے اگر تم میرے تخم سے ہو تو قیامت تک اس کا اعتبار نہ کرنا۔"
۹ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء بروز پیر بوقت عصر آپ اپنے خالق سے جا ملے۔ جنازہ میں دو لاکھ سے زائد افراد شریک تھے۔ آپ کے جانشین حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری صاحب دامت برکاتہم نے نماز جنازہ پڑھائی اور انسانی عظمتوں اور شرافتوں کا یہ پیکر باغ لانگے خاں ملتان کے مشہور قبرستان جلال باقری میں ابدی نیند سو گیا۔

اعتذار

• امیر شریعت نمبر کے لئے بہت سے احباب نے مضامین روانہ کئے۔ بعض مضامین بہت دیر سے موصول ہوئے جنہیں آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ آئندہ شمارہ حصہ دوم ہوگا۔!
موجودہ شمارہ تاخیر سے شائع ہوا ہے۔ ہم اس تاخیر پر معذرت خواہ ہیں۔ "ادارہ"

محمد فاضل خان
(کھڑک) آزاد کشمیر

اقلیمِ خطابت کا یکتا فرمانروا

خطیب الامت، بطلِ حریت، امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اقلیمِ خطابت کے یکتا فرمانروا تھے۔ ان کے جوشِ خطابت کے آگے پہاڑوں کے دل دہل جاتے تھے۔ وہ مردِ درویش جس کی للکار سے قصرِ بکنگھم پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ انہوں نے اللہ کی تائید و نصرت کے سہارے برِصغیر کی تحریکِ آزادی میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ انگریز کی دوصد سالہ غلامی میں پسے ہوئے انسان بالخصوص مسلمان آزادی سے ہمکنار ہوئے۔

شاہ جی کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے مجلسِ احرارِ اسلام کے نام سے حریت پسند اور ایثار پیشہ رضاکاروں کی ایک مضبوط اور فعال عوامی جماعت تشکیل دے کر مرزا غلام قادیانی کی تحریکِ ارتداد و مرزائیت کو کچل کر رکھ دیا۔ مسلمان مرزائیت کے کفریہ جال میں پھنسنے سے بچ گئے اور اُن کا ایمان محفوظ ہو گیا۔ انہوں نے اپنی تقریروں سے نہ صرف انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزائیت کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا بلکہ انگریزی تہذیب ثقافت اور تعلیم کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔

شاہ جی کی سیاسی زندگی کا آغاز جلیانوالہ باغ میں رولٹ ایکٹ کے خلاف احتجاج کرنے والوں پر تشدد آمیز واقعات سے ہوا جب انگریز نے برِصغیر کے مسلم ہندو سکھ سب گولیوں سے چھلنی کر دیئے۔ پھر کیا تھا کہ وہ آتش فشاں پہاڑ کی طرح پھٹ پڑے۔ حضرت شاہ جی نے چالیس سال تک برِصغیر کے چپے چپے پر انسانوں کو قرآن کریم سنایا اور پرچمِ ختمِ نبوت لہراتے ہوئے ۹ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ کو اس فانی دنیا سے منہ موڑ گئے۔ سری نگر سے راس کماری اور خیبر سے چاٹگام تک ایک دوڑ لگائی، بیسیوں سیاسی و مذہبی تحریکات پروان چڑھائیں بدعات و رسومات بد کی بیخ کنی کی مسلمانوں میں جرأت و حوصلہ پیدا کیا۔

جب ریاست جموں و کشمیر کے مسلمانوں پر مہاراجہ سری سنگھ ظلم ڈھا رہا تھا تو شاہ جی اپنی جماعت مجلس

احرار اسلام کی قیادت کرتے ہوئے مسلمانوں کی آزادی کی خاطر مہاراجہ سے ٹکرلیے۔ اس وقت شیخ عبداللہ مرحوم مرزائی لابی سے ساز باز نہ کرتے تو کشمیر ستمبر ۱۹۳۱ء ہی میں آزاد ہو جاتا۔ ریاست کے مسلمانوں کو رسوم و بدعات سے بچا کر تجارت کی ترغیب دی۔ پونچھ ریاست کے مسلمانوں کو آج سے غالباً ۶۰ سال قبل تین دن متواتر راولاکوٹ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ حضرت شاہ جی کی تبلیغ پر مسلمانوں نے اپنی بچیوں کو شادی میں شرعی جہیز دینا شروع کیا ورنہ اس سے قبل پونچھ ریاست کے مسلمان اپنی بچیوں کی شادی کے وقت لڑکے والے سے رقم طے کر کے ایک طرح کی قیمت وصول کرتے تھے حضرت شاہ جی کی دینی دعوت پر لوگوں نے اس رسم بد کو ترک کر دیا۔ میرے گاؤں کھڑک کے ایک بزرگ مولوی شیر دل خان مرحوم راوی تھے کہ "سید عطاء اللہ شاہ بخاری مسلسل تین دن راولاکوٹ میں وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ ایک دن دورانِ تقریر کچھ لوگ چارپائی پر ایک مریض کو لیکر جلسہ گاہ میں آنکلے۔ مریض نے بلند آواز سے عرض کی حضرت بیمار ہوں، انگریز کا ملازم تھا لاعلاج ہو گیا ہوں۔ آپ سید ہیں۔ مجھے دم کریں۔ حضرت نے اپنے پاس بلا لیا، دم کیا اور اس شخص کی دائیں پاؤں کی ایڑی پھٹ گئی اور پیپ بہنا شروع ہو گئی۔ کچھ دیر بعد مریض ٹھیک ہو کر خود چل کر گھر گیا۔

آپ نے اپنی جماعت مجلس احرارِ اسلام میں ایسے جری اور جیالے کارکن پیدا کئے جنہوں نے اسلام کی سربلندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ مسٹر جان گنھتر کے بقول "مجلس احرار اسلام مسلمانوں کی ایک ایسی حریت پسند گولی تھی جس کا درد دنیائے اسلام کے لئے تھا۔ شاہ جی صرف خطیب یا واعظ ہی نہ تھے۔ بلکہ ایک عظیم مدبر اور سیاست دان بھی تھے۔ اُن کی شخصیت کو صرف خطابت تک محدود رکھنا بہت بڑی بددیانتی ہے۔ آپ نے اپنے سیاسی تجربہ و مشاہدہ کی بنیاد پر جو پیشینگوئیاں کیں وہ آج کے حالات نے حرف بہ حرف صحیح ثابت کر دی ہیں۔

شاہ جی کا عظیم قافلہ ۱۹۵۳ء میں تحریک تحفظِ ختم نبوت میں کام آیا۔ حضرت شاہ صاحب کی رحلت کے بعد مفاد پرست گروہ نے جماعت کا ساتھ چھوڑ دیا۔ البتہ مخلص کارکنوں کی ایک زبردست جماعت جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری مدظلہٗ کی قیادت و سیادت میں قیامِ حکومتِ الٰہیہ کی جدوجہد میں مصروف ہو گئی۔ جانشین امیر شریعت جرأت مند، متبحر ——— عالم دین اور بے مثل خطیب ہیں اپنے باپ کا عکس جمیل ہیں۔ شاہ جی کے دیگر فرزند سید عطاء المحسن بخاری، سید عطاء المومن بخاری اور سید عطاء المہیمن